کہہ دو اعدا سے کہ جاوں کی منائیں اب خیر!
برق ہے خنجر خونخوار ہے خامہ تیرا!
خامۂ برق بار رضا
مرتب
حضرت مولینا مفتی محمد مہران رضا خاں صاحب قبلہ حشمتی
ناشر:
عسکری اکیڈمی
درگاہ مظہر اعلیحضرت حشمت نگر پیلی بھیت شریف (یوپی)

۹۲/۷۸۶

یاآیھاالذین امنو اتقو اللہ و کونو امع الصادقین

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو (ت)

کہہ دو اعدا سے کہ جا لوں کی منائیں اب خیر!
برق ہے خنجرِ خونخوار ہے خامہ تیرا

یہ مبارک رسالہ، ہدایت قبالہ، رُخِ سنیت اُجاگر کرنے والا، عشق رسالت کے پرچم لہرانے والا، حقانیت کو مہر نیم روز کی مانند روشن و واضح کرنے والا، انبیاء و رسل کو بے بس کہنے والے پر فتاویٰ رضویہ شریف کی روشنی میں احکامات بتانے والا، انبیاء و رسل کو بے بس کہنے والے کی حمایت کرنے والوں پر خامہ رضا کی بجلیاں گرانے والا، ایک نام نہاد مصلح کی تلبیس شیطانی کا انکشاف کرنے والا

مسمیٰ بنام

خامۂ برق بارِ رضا

مرتب

حضرت مولینا مفتی محمد مہران رضا خاں صاحب قبلہ حشمتی

ناشر:

عسکری اکیڈمی

درگاہ مظہر اعلیحضرت حشمت نگر پیلی بھیت شریف (یوپی)

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہوں امت رسول اللہ کی

نام کتاب	خامۂ برق بارِ رضا
مرتب	حضرت علامہ مفتی محمد مہران رضا خاں صاحب حشمتی
	صدر المدرسین الجامعۃ الحشمتیہ، مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ
سن اشاعت	ربیع النور شریف ۱۴۳۸ھ مطابق دسمبر ۲۰۱۶ء
تعداد اشاعت	گیارہ سو 1100
ناشر	عسکری اکیڈمی، درگاہ مظہر اعلیٰ حضرت حشمت نگر پیلی بھیت شریف
کمپوزنگ	نجم گرافکس حشمت نگر پیلی بھیت شریف

ملنے کے پتے

دار العلوم حشمت الرضا، آستانۂ عالیہ حشمتیہ حشمت نگر پیلی بھیت شریف

دار العلوم حشمت الرضا، ۱۰۱/۲۴۶ حشمتی روڈ کرنیل گنج کانپور

مکتبۂ حشمتیہ، الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ

رضا ضامن فاؤنڈیشن، متصل حشمتی مسجد، حشمت نگر پیلی بھیت شریف 9411283326

کلام الامام، امام الکلام

حضور پُر نور آقائے نعمت دریائے رحمت، مجدد اعظم دین و ملت،

سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت عظیم البرکت

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

قادری پیغام

سنی مسلمانوں کے نام

فرمانِ حضور سیدنا سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خبردار!

اہل شریعت کی جماعت سے جدا نہ ہونا!

شرع وہ ہے جس کے صولتِ قہر کی تلوار اپنے مخالف و مقابل کو مٹا دیتی ہے

اور اسلام کی مضبوط رسیاں اُس کی حمایت کی ڈوری پکڑے ہوئے ہیں،

دو جہاں کے کام کا مدار فقط شریعت پر ہے۔

اور اس کی ڈوریوں سے دونوں عالم کی منزلیں وابستہ ہیں۔

شریعتِ پاکیزہ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درختِ دینِ اسلام کا پھل ہے،

شریعت وہ آفتاب ہے جس کی چمک سے تمام جہان کی اندھیریاں جگمگا اٹھیں،

شرع کی پیروی دونوں جہان کی سعادت بخشی ہے۔

خبردار! اس کے دائرے سے باہر نہ جانا،

خبردار

اہل شریعت کی جماعت سے

جدا نہ ہونا............

(فتاویٰ رضویہ شریف)

قبضہ میں ترے ارض وسما خشک بھی تر بھی

از حضور مظہر اعلیٰ حضرت مناظر اعظم علی الاطلاق خلیفہ حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہما

اللہ بھی طالب ہے تیرا جن و بشر بھی
ہے عرش ترا خلد بھی اللہ کا گھر بھی

جس وقت ہوئی اُن کو گواہی کی ضرورت
بُت بول اُٹھے پڑھنے لگے کلمہ شجر بھی

چہرہ ہے ترا آئینۂ حُسنِ الٰہی
دیکھے ترا جلوہ تو تڑپ جائے نظر بھی

جس وقت ہوئی بزمِ جہاں میں تیری آمد
سجدے کو ترے جھک گیا اللہ کا گھر بھی

کیا وصف ترے چہرۂ انور کا بیاں ہو
تلوے ہیں ترے غیرت خور رشک قمر بھی

حق نے تمہیں قادر کیا اور غیب کا عالم
بندوں کی مدد کرتے ہو رکھتے ہو خبر بھی

ہے تیرا تصور تو مسلمانوں کا ایماں
اور قلب میں نجدی کے بسا گاؤ بھی خر بھی

بجتے ہیں ترے ڈنکے فلک عرش بریں پر
معمور ترے ذکر سے ہے بحر بھی بر بھی

سرداروں کے سر خم ہیں درِ پاک پر تیرے
ساجد تری سرکار میں ہیں دل بھی جگر بھی

ذرہ ترے کوچے کا اگر جلوہ نما ہو
ٹل جائے گا سورج بھی مقابل سے قمر بھی

مملوک خدا کا ہے خدائی کا ہے مالک
قبضہ میں ترے ارض وسما خشک بھی تر بھی

بھر دے مری جھولی کو نواسوں کا تصدق
سگ ہوں ترا محتاج ترا دستِ نگر بھی

سگ ہوں میں ''عبید'' رضوی غوث و رضا کا
آگے سے مرے بھاگتے ہیں شیر ببر بھی

۷۸٦/۹۲

اللّٰہُ رب محمدٍ صلیٰ علیہ وسلما
وعلیٰ ذویہ وصحبہٖ ابدالدھورو کرما

کہہ دو اعداء سے کہ جانوں کی منائیں اب خیر
برق ہے خنجر خونخوار ہے خامہ تیرا

سنیت کا کام کریں گے
فتاویٰ رضویہ عام کریں گے

خامۂ برق بارِ رضا

امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت امام الفقہاء فی العصر سید نا سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب ایک سائل نے اس انداز میں سوال کیا اور پوچھا کہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اثنائے وعظ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ان کلمات کا اطلاق کیا کہ نعوذ باللہ آپ یتیم، غریب، مسکین، بیچارے تھے اور جب چند اشخاص نے جا کر سمجھایا کہ غالباً

آپ نے یہ الفاظ نہیں کہے ہوں گے، مناسب ہے کہ آپ اظہار انکار فرمادیں تو کہنے لگا میں نے تو یہی کہا ہے، اللہ جل شانہٗ تو قرآن عظیم میں ووجدک ضالا فرما رہا ہے بعدہٗ جب ایک نووار مولوی صاحب نے ان سے دریافت کیا تو ان الفاظ کے کہنے سے انکار کیا۔ اور کہا کہ میں نے تو یہ کہا تھا کہ آپ سوچ بچار کر بات فرمایا کرتے تھے اس کو لوگوں نے غریب بیچارہ کر کے کہہ دیا،

مولوی صاحب نے فرمایا غالباً ایسا ہی ہوگا، مگر آپ یہ تو لکھ دیں کہ یہ الفاظ موجب توہین شانِ رسالت اور موجب کفر ہیں اور اسی طرح ووجدک ضالاً ایسے موقع پر کہنا ہے، بیشک تو اس لکھنے سے بھی منکر ہوگیا اور لیت ولعل میں ٹال دیا، آیا بلا توبہ اس کا وعظ سننا ملنا جلنا سلام علیک کرنا اس کے معاونین سے نکاح پڑھوانا اور اس کے معاونین کے پیچھے نماز عید پڑھنا اور ان سے ملنا جائز ہے یا نہیں، بینوا توجروا جزاکم اللہ۔

پہلے تو یہاں سائل کے سوالات پر تھوڑی دیر انصاف سے غور فرمائیں جس میں چند باتیں سمجھنے کے لائق ہیں۔

پہلی بات: سائل کا سوال ایک مولوی کہلانے والے کے تعلق سے ہے۔ جس نے اثنائے وعظ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نعوذ باللہ یتیم، مسکین غریب بیچارے کہا۔

دوسری بات: جب اس مولوی کی اس زمانے میں حق والوں نے شرعی گرفت

کی اور سمجھایا بھی اور یہاں تک کہا کہ آپ اظہار انکار فرمادیں تو خبیث کہنے لگا میں نے تو یہی کہا ہے۔

تیسری بات: اس زمانے کا وہ نام نہاد مولوی بجائے توبہ کرنے کے اپنی کہی ہوئی بات پر اٹل رہتے ہوئے مزید قرآن پاک سے ایک آیت لے کے آیا۔ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

چوتھی بات: پھر جب اُسی زمانے کے ایک دوسرے نو وارد مولانا صاحب نے اُن سے دریافت کیا تو ان الفاظ کے کہنے سے انکار کیا۔ اور تاویل یہ پیش کی کہ میں نے تو یہ کہا تھا کہ آپ سوچ بچار کر بات فرمایا کرتے تھے۔ اس کو لوگوں نے غریب بیچارہ کر کے کہہ دیا،

پانچویں بات: پھر اسی زمانے کے انہیں مولانا صاحب نے فرمایا: "غالباً ایسا ہی ہوگا۔ مگر آپ یہ تو لکھ دیں کہ یہ الفاظ موجب توہین شانِ رسالت اور موجبِ کفر ہیں۔ اور اسی طرح ووجدک ضالاً ایسے موقعے پر کہنا ہے۔ بیشک تو اس لکھنے سے بھی (وہ مولوی) منکر ہوگیا۔ اور لیت و لعل میں ٹال دیا"۔

چھٹی بات: سائل نے حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آخر میں پوچھا آیا بلا توبہ اس کا وعظ سننا ملنا جلنا سلام علیک کرنا شرعاً کیسا ہے؟

ساتویں بات: اور مزید سائل نے یہ بھی پوچھا کہ اس کے معاونین سے یعنی جو اس خبیث مولوی کی اعانت امداد تعاون کر رہے ہیں ان سے نکاح پڑھوانا اور ان معاونین کے پیچھے نماز عید پڑھنا اور ان یعنی اس خبیث مولوی کا ساتھ دینے والوں سے ملنا جائز ہے یا نہیں؟

اب ذرا اے سنی مسلمانو حق کو پہچانو! اور آنکھوں سے پڑھو اور اگر سر میں دماغ

اور دماغ میں عقل ہے تو سمجھو! کہ حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیسا باطل شکن جواب عطا فرمایا۔ اور قیامت تک کے نہ جانے کتنے تطہیر ٹانڈوی جیسے خبیث مولویوں کی ذریت کو اپاہج بنا ڈالا، گونگا بہرا کر دیا۔

اب یہاں عشق رسول میں ڈوب کر ایک سچے عاشق رسول کا جواب لاجواب سنو۔ الجواب لکھ کر جھوم کر اسمائے مبارکہ لکھنا شروع کئے۔

''حضور اقدس قاسم النعم مالک الارض ورقاب امم، معطی منعم، ولی والی، علی عالی، کاشف الکرب، رافع الرتب، معین کافی، حفیظ وافی، شفیع شافی، عفو عافی، غفور جمیل، عزیز جلیل، وہاب کریم، غنی عظیم، خلیفۂ مطلق حضرت رب، مالک الناس والدیان العرب، ولی الفضل جلیل الافضال، رفیع المثل، ممتنع الامثال، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ الہ وصحبہ وشرف واعظم کے شانِ ارفع واعلیٰ میں الفاظ مذکورہ کا اطلاق ناجائز وحرام ہے''۔

یعنی سب سے پہلے تو الجواب لکھ کر یہ درسِ مبارک دیا کہ اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جب بات آئے تو ان کو کیسے یاد کیا جائے اور کتنے جلیل وعظیم اسمائے طیبہ لائے جائیں۔ اور یہ بھی سمجھا دیا کہ جس خبیث نام نہاد مولوی مفتی مقرر کو بارگاہِ اقدس میں بات کرنے کے آداب الفاظ اور تقاضے نہ معلوم ہوں وہ بھی اس بارگاہ میں کہ جس کی شانِ رفیع کا عالم یہ ہے کہ ؎

''عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے''

جس کے درِ رحمت کی عظمت وبرکت ورفعت کا یہ مقام کہ ؎

ترے در کا درباں ہے جبریلِ اعظم ترا مدح خواں ہر نبی وولی ہے

وہ مولوی ومفتی ہرگز نہیں ہوسکتا۔ بلکہ معاذ اللہ جو اُن کو اِن الفاظ سے یاد کرے وہ مریض القلب بددین گمراہ مستحق عذابِ شدید ہے۔

اور اے سنی مسلمانو! ہمارے تمہارے مرشد حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے اس

کے مولوی واعظ مصلح ہونے کا ہرگز رتّی برابر بھی کوئی پاس ولحاظ نہ فرمایا۔ بلکہ کیسا پاس، اور کہاں کا لحاظ قلم چلایا تو ایسے خبیثوں کا در بہ جلایا۔ اور صاف یہ بتایا کہ رضا تو اسی ڈیوٹی پر ہے کہ اگر کوئی بھی جملہ یا لفظ شانِ نبوت ورسالت یا محبوبیت کے خلاف نکلے گا تو یہ ہرگز نہ دیکھا جائے گا کہ وہ مولوی کہلاتا ہے کہ مفتی، قاضی کہلاتا ہے یا علامہ، پیر کہلاتا ہے یا مرشد، بیٹا کس کا ہے، پوتا کس کا ہے، خاندان کیا ہے، برادری کیا ہے، یہ سب نسبتیں اُس وقت قابل ادب اور واجب احترام ہیں جب وہ شخص اس درِ پاک کا مؤدب خادم وغلام ہے۔ اور اس درِ رحمت کی غلامی ہی نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ؎

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

بلکہ حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے دیگر فقہاء وائمہ کی معتبر مستند کتبِ مبارکہ کے حوالے سے بیشمار عبارتیں پیش فرمائیں جس میں سب سے پہلے ''خزانۃ الاکمل مقدسی'' وردالمحتار سے پہلی عبارت یہ ذکر فرمائی کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تذکرہ باعظمت اسماء کے ساتھ کرنا لازم وفرض ہے۔ یعنی یہ درس مبارک دیا کہ پہلے سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک تذکرہ کرنے کے شرعی اصول سیکھو۔ پھر مولوی یا مفتی یا پیر بننا۔ جس کو اُس بارگاہِ مقدسہ مطہرہ منورہ کے آداب اور مبارک تذکرہ کرنے کے شرعی اصول نہ معلوم ہوں وہ مولوی پیر مفتی ہونے

کا دعویٰ کس منھ سے کرسکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ ''دعویٰ بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری'' پھر اسی کے آگے حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ "زرقانی علی المواہب" میں سے ایک عبارت پیش فرماتے ہیں۔ جس کا ترجمہ یہ ہے:

''اللہ تعالیٰ کا فرمانِ مبارک'' اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاجت مند پایا تو غنی کردیا''۔ واضح طور پر شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غنی کردیا ہے۔ جس سے اب وہ حاجت مندی والا وصف زائل ہو چکا ہے۔ لہٰذا اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ وصف بیان کرنا ہرگز جائز نہیں۔ اسی کتاب میں آگے ہے کہ ''لفظِ یتیم ''یتم'' سے ہے یعنی بچّہ کے بالغ ہونے سے پہلے باپ کا فوت ہونا، یا اس کا معنیٰ منفرد اور یکتا ہونا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے ''درِ یتیم'' ''یکتا موتی'' جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشادِ گرامی

''کیا اس نے تجھے یتیم نہیں پایا'' (ت)

کے تحت مفسرین نے کہا ہے یعنی قریش میں آپ کی مثال نہیں ملتی۔ آپ یکتا ہیں''۔ انتہیٰ،

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا فتویٰ و مذہب یہ ہے کہ اس نام ''یتیم'' کا اطلاق آپ پر جائز نہیں۔

اے سنی مسلمانو! کیسا پیارا درس ہے اعلیٰ حضرت کا اور کس پیارے انداز سے سمجھایا کہ اب ہم تم میں سے کوئی بھی لفظ یتیم یا لفظ حاجتمند کا استعمال نہیں کرسکتے۔ بلکہ ہرگز جائز نہیں۔ اسی کے آگے اعلیٰ حضرت نے ایک حوالہ اور پیش فرمایا۔ نسیم الریاض جلد رابع صفحہ ۴۵۰ رسے جس کا ترجمہ یہ کہ ''تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

کو فقر کے ساتھ متصف نہیں کیا جا سکتا'' ہمارے نبی و آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فقیر کہنا جائز نہیں باقی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں جو منقول ہے ''الفقر فخری'' اُس کی کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ گزرا۔

اسی کے صفحہ ۳۷۸ میں ہے کہ امام زرکشی نے امام سبکی کی طرح فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فقیر یا مسکین کہنا ہرگز جائز نہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں سے بڑھ کر غنی بنایا ہے۔ خصوصاً اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بعد تو اس کی گنجائش ہی نہیں ''پایا اس نے آپ کو حاجتمند تو غنی کردیا'' (ت) باقی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا ''اللہ! مجھے حالتِ مسکینی میں زندہ رکھ'' سے قلبی خشوع و مسکنت مراد ہے۔ اور یہ قول ''فقر میرا فخر ہے'' باطل ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا ہے۔ اسی کے آگے حضور اعلیٰ حضرت ''الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ'' سے ایک اور عبارت پیش فرمائی جس کا ترجمہ یہ کہ امام ابو الحسن قابسی نے اس کے قتل کا فتویٰ دیا جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ابو طالب کا یتیم اونٹوں والا کہے، کیونکہ یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں توہین ہے۔ اور اسی کے فوراً بعد ''شرح علی قاری'' سے ایک اور عبارت پیش فرمائی جس کا ترجمہ یہ کہ:

''دو چیزوں اونٹوں والا، ابو طالب کا یتیم'' کو شاید سوال میں جمع ذکر کرنے کی وجہ سے اکٹھا کر دیا گیا ہے ورنہ ان دونوں میں سے ایک کا بھی قائل کافر ہے

۔اوران ساری عبارتوں کے بیان فرمانے کے بعد حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ان الفاظ کے ناجائز اور حرام ہونے پر یہ عبارات متظافرہ ہیں اور فتوائے فقہائے اندلس و امام ابوالحسن قابسی و تقریرات امام قاضی عیاض و امام تقی الملۃ والدین سبکی و توضیحاتِ علی قاری میں ان پر حکم تکفیر ہے۔

اے سچے سنی مسلمانو! یہ ہے رنگِ ''خامۂ برق بارِ رضا'' کہ جب اپنے آقا و مولیٰ یعنی سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت و رفعت کی بات آگئی تو کیسے علم کے دریا بہادیئے۔اور عاشقوں کے دل مہکا دیئے، باطل پرستوں کے قلعے ڈھادیئے، اور عظیم کتب فقہ سے ایسے پردے اُٹھادیئے جس سے سرکار کی عظمتوں کے جلوے دِکھادیئے اور ببانگِ دہل رنگ فاروقی کا تیور دکھاتے ہوئے اُس مظہر فاروقِ اعظم نے زمانے کو یہ بتادیا، بلکہ زمانے ہی کو کیا زمانے میں رہنے والے اچھے اچھے اپنے دور کے مفتی و عالم کہلانے والوں کو للکارتے ہوئے اور اجلۂ فقہائے کرام کی عظیم عبارتوں کو دِکھاتے ہوئے صاف طور پر یہ اعلان فرمادیا کہ اگر تم ان الفاظ کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کروگے یا ایسے الفاظ ذکر کرنے والوں کا ساتھ دوگے اور حمایت کروگے تو یاد رکھو مولوی مفتی نہیں، علامہ قاضی نہیں، شیخ و محدث نہیں بلکہ شریعتِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء اور اقوال فقہاء کی روشنی میں، ہم ہی نہیں تمام عاشقانِ مصطفےٰ، غلامانِ نبی سنی مسلمان ایسے خبیثوں کو صاف طور پر مریض القلب، بددین، گمراہ کہیں گے۔اور عذابِ شدید کا مستحق جانیں گے۔

اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی سمجھا دیا کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ابو طالب کا یتیم، اونٹوں والا، یا فقیر، مسکین جیسے الفاظ کے ناجائز و حرام ہونے پر یہ عبارات متظافرہ دال ہیں۔ بلکہ فقہائے اندلس و امام ابوالحسن قابسی وتقریراتِ امام قاضی عیاض و امام تقی الملۃ والدین سبکی وتوضیحاتِ علی قاری میں ان پر حکم تکفیر ہے۔

تو اے! بیچارہ، بے بس، بیکس، بے یاور، بے یار کہنے والے مولویو! اپنا حکم اور انجام اچھی طرح سے سمجھ لو کہ تم شریعت کی روشنی میں کیا ہوئے؟ اور تمہاری حمایت و تائید کرنے والے بھی اپنا انجام اور اپنے اوپر لگنے والا شریعت کا حکم دیکھ لیں۔ اے سنی مسلمانو! کہاں گئے عقل کے اندھے، دماغ کے اوندھے، دل کے کالے، جو سرکار کو بے بس کہنے کے بعد بھی اڑے ہوئے ہیں اور ان سے پہلے ایسا کہہ کر اپنے انجام کو پہنچتے ہوئے جہنم میں پڑے ہیں۔

اور پوچھو ان کے حامیوں سے ان کے ساتھ کھلم کھلا شرکتیں کرتے ہوئے، تائید کرنے والوں سے کہ کیا تم جیسے پیروں کی حمایت، طرفداری، ایسے خطرناک مجرم شرعی کو بچا لے گی؟ یا ایسے خطرناک مجرم کو چھپا لے گی؟ ہرگز نہیں بلکہ سچ تو یہ ہے کہ حضور اعلیٰ حضرت نے ایسے الفاظ استعمال کرنے والے کا ساتھ دینے والوں کے لئے بھی شریعتِ مطہرہ کا یہ کھلا اور واضح حکم اسی جواب میں سُنا دیا کہ:

"اس حالتِ شر و ضلالت پر جو اس کے معاون ہیں (کسے باشد پیر ہوں، مفتی ہوں، مولوی ہوں، کسی خانقاہ یا کسی پیر کے بیٹے ہی کیوں نہ ہوں) جو اس کے

معاون ہیں سب اسی کے مثل ہیں۔ اوران سب کے یہی احکام۔ قال اللہ تعالیٰ
ومن یتولھم منکم فانہ منھم"۔

سبحان اللہ! یہ ہے رنگ "خامۂ برق بار رضا" نہ اس کی پرواہ نہ اس کی فکر، نہ اپنے کا پاس نہ غیر کا لحاظ۔ بلکہ صاف طور پر حکم شریعت سناتے ہوئے یہ اعلان فرمادیا کہ جو کوئی بھی ایسے خبیث مولوی جس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تذکرہ کرتے ہوئے ان الفاظ (کہ آپ یتیم، غریب، بیچارے تھے معاذ اللہ) کے ساتھ ذکر کیا جو اس کا ساتھ دے گا یا تائید و حمایت کرے گا تو وہ بھی اُسی کے مثل کہلائے گا یعنی وہ مریض القلب بد دین گمراہ تو یہ بھی مریض القلب بد دین گمراہ۔ وہ خبیث مولوی عذابِ شدید کا مستحق۔ تو یہ سب تائید کرنے والے بھی عذاب شدید کے مستحق۔ بلکہ یہاں تک ارشاد فرماتے ہیں کہ سلطان اسلام اُسے قتل کرے گا اور زمین کو اس کی ہستیٔ ناپاک سے پاک۔ اس کا وعظ سننا حرام، اس کے پاس بیٹھنا حرام، اس سے ملنا جلنا حرام، اسے سلام علیک کرنا حرام، اپنی تقریب میں اُسے بلانا حرام، اپنا کوئی دینی کام اگرچہ صرف نکاح خوانی ہو اُسے سپرد کرنا حرام۔ یعنی اب یہ سارے احکامات اُن شیخ، مفتی، مولوی، پیر، پیرزادے، کہلانے والوں کے لئے بھی ہیں جو ایسے الفاظ بولنے والے خبیث مولوی کی تائید و حمایت، شرکت و اعانت کریں۔ تو اب ان سب سے بھی ملنا جلنا حرام، اُن کی تقریریں سننا حرام، ان کے پاس بیٹھنا حرام، اُن سے سلام

علیک کرنا حرام، اپنی تقریب میں انہیں بلانا حرام، اپنا کوئی دینی کام اگرچہ صرف نکاح خوانی ہو اُسے سپرد کرنا حرام۔

تو اے سنی مسلمانو! انشاء اللہ تعالیٰ تم ضرور سمجھ گئے ہوگے کہ تطہیر ٹانڈوی جیسے خبیث مردود گمراہ گمراہ گر جس نے معاذ اللہ رب العٰلمین سرکار کو بے بس لکھا اس کے لئے شریعتِ مطہرہ کا کیا حکم ہے۔ اور یہی نہیں بلکہ تطہیر خبیث کی تائید وحمایت کرنے والوں اور اس کے ساتھ کھلم کھلا اسٹیج پر شرکتیں کرنے والوں بلکہ خود اپنے اسٹیج پر بلاکر بھاشن کرانے والوں اور کھُل کر اُس کی طرفداری اور ساتھ دینے والوں کیلئے شریعتِ مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ اچھی طرح سے آپ لوگ حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے جواب کی مذکورہ تفصیل سے یہ سمجھ گئے ہوں گے کہ ایسوں سے بھی ملنا جلنا حرام، ان کے پاس بیٹھنا حرام، اُن سے سلام علیک کرنا حرام، اپنی تقریب میں اُنھیں بلانا حرام، اپنا کوئی دینی کام اگرچہ صرف نکاح خوانی ہو اُنھیں سپرد کرنا حرام، کسے باشد۔ کوئی بھی ہو کہیں کا ہو۔

کیونکہ بات پھر وہیں آپہنچی کہ:

”شرع سب پر حجت ہے وہ کون ہے جو شرع پر حجت ہو سکے“

اب اے سنی مسلمانو! میں آپ حضرات کو اس جواب کے اس مقام پر لے چلوں جہاں سے حضور اعلیٰ حضرت لفظ ”بیچارہ“ پر تفصیلی کلام فرماتے ہیں۔ حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہٗ لکھتے ہیں:

”رہا لفظ ”بیچارہ“ وہ ان سب سے سخت تر، بے چارہ وہ کہ کسی بلا میں

گرفتار اور بے کس، بے بس، بے یاور، بے یار ہو جو اس سے خلاص کا کوئی حیلہ نہ پائے، یہ ضرور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے رب عزوجل پر افترا اور قرآن عظیم کی تکذیب اور کفار ملاعنہ کی تصدیق ہے"۔

اور آگے تفصیل لکھتے لکھتے یہاں تک ارشاد فرماتے ہیں:

"تو یہ ملعون کلمہ (یعنی بے چارے) اُن پہلوں (پہلے والوں یعنی یتیم، غریب) سے بھی ملعون وخبیث تر ہے، زید بے قید خود بھی جانتا تھا کہ یہ سب سے بدتر ہے، ولہذا ایک بار کہ بناوٹ پر آیا (یعنی مکاری وفریب سے کام لیا) اُسی کو سوچ بچار بنایا اور اس سے بھی ہزار درجہ ملعون تر اُس کا وہ ناپاک نجس گندہ خبیث قول ہے کہ میں نے تو یہی کہا ہے اللہ تعالیٰ یوں فرما رہا ہے، "اُس سے کھُل گیا کہ وہ ضرور بددین، گمراہ، فاسد العقیدہ، مختل الایمان بلکہ ظاہراً بالقصد مرتکب توہینِ حضور سید الانس والجان ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"۔ اس کا وعظ سننا حرام، اس کے پاس بیٹھنا حرام، اس سے ملنا جلنا حرام، اسے سلام علیک کرنا حرام، اپنی تقریب میں اُسے بلانا حرام، اپنا کوئی دینی کام اگرچہ صرف نکاح خوانی ہو اُسے سپرد کرنا حرام"۔

تو اب اے سنی مسلمانو! اگر تمہاری تھوڑی سی بھی غیرتِ ایمانی زندہ ہے اور حیا باقی ہے تو این وآں کی فکر نہ کرو، بلکہ فکرِ آخرت کرتے ہوئے اس یقین کے

ساتھ کہ کل وہاں ملاقات ہونا ہے چہرہ دِکھانا ہے، حساب دینا ہے، تو انصاف سے بتاؤ کہ اوراس سے واضح اور کھلا جواب آج کے اس دور میں اور کہاں پاؤ گے۔ سچ بتاؤ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ بیچارہ کہنے والے خبیث مولوی پر یہ سخت احکامات نافذ ہوئے تو کیا خبیث مولوی تطہیر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بے بس کہنے کے بعد بلاتوبۂ صحیحہ شرعیہ کے بچ سکتا ہے؟ یا لوگوں کی بے جا تاویلات وحمایت اور خود اس کی اپنی گمراہ کن تاویلات اُس کو بچا سکتی ہیں ہرگز نہیں۔ ذرا ایک بار پھر سے عقل کے اندھوں، دل کے گندوں کو خامۂ برق بار رضا کی شکل میں یہ احکامات سنادو کہ جو کوئی بھی مولوی ہو کہ پیر، شیخ ہو کہ قاضی، علامہ کہے کہ محدث، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ اگر بیچارہ، بے بس، بے کس، بے یاور، بے یار کہتا یا لکھتا ہے تو وہ مولوی نہیں بددین ہے۔ مصلح نہیں گمراہ ہے، مفتی نہیں فاسد العقیدہ ہے، مقرر نہیں مختل الایمان ہے، بلکہ ظاہراً بالقصد مرتکب توہین حضور سید الانس والجان ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اور یہی نہیں بلکہ اُس مولوی نما خبیث سے اور اُس کی حمایت وطرفداری کرنے والوں سے ملنا جلنا حرام، ان کی تقریر سننا حرام، ان کے پاس بیٹھنا حرام، ان سے سلام علیک کرنا حرام، انہیں اپنی تقریب میں بلانا حرام، انھیں اپنا کوئی دینی کام اگرچہ صرف نکاح خوانی ہو اُنھیں سپرد کرنا حرام۔ اور یہی ہے شریعت کا پیغام، جو صلح کلی گستاخوں کے لئے ہے شمشیر بے نیام، اور جان لو اپنا اپنا انجام، ابھی نہیں

ہوئی ہے شام۔

اے سنی مسلمانو! اس جوابِ لاجواب کے آخر میں چند امور قابل ذکر ہیں۔

امر اول: کیا حضور اعلیٰ حضرت نے بیچارہ کہنے والے خبیث مولوی کی مولویت کا کچھ پاس ولحاظ کیا؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ حکم شریعت صاف سنایا اور قیامت تک کے ایسے نہ جانے کتنے گستاخوں کا ڈربہ جلایا۔ اور اپنا رنگِ قادری دِکھایا۔

امر ثانی: کیا حضور اعلیٰ حضرت نے ''بیچارہ'' کہنے والے خبیث مولوی کی تاویلات سنیں یا اُس کے الفاظ بدلنے پر قلم روکا؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ واضح طور پر اُس کی تاویلات کی بھی دھجیاں اُڑا دیں۔

امر ثالث: کیا حضور اعلیٰ حضرت نے جواب میں صرف اتنا فرمایا کہ یہ الفاظ قابلِ حذف ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں کیوں کہ وہ فقیہ کیا بلکہ امام الفقہاء فی العصر ہیں اور اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ قابل حذف اور قابل توبہ میں کتنا فرق ہے۔ اور وہ بھی صرف قابل توبہ کہہ کے نہیں گزر گئے بلکہ اس خبیث، گستاخ مولوی کے احکاماتِ تفصیلیہ شرعیہ بیان فرماتے فرماتے یہاں تک تحریر فرما دیا:

''ظاہر اًبالقصد مرتکبِ توہینِ حضور سید الانس والجان ہے''۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تاکہ سرکار کی امت ایسے مولوی نما بھیڑیوں کو اچھی طرح پہچان لے اور ایسے ہر خبیث بے ادب گستاخ مولوی سے دور رہے۔

امر رابع: کہاں گئے وہ لوگ جو اس قسم کی بکواس کرتے ہیں کہ کیا بے

بس کہنا توہین ہے، کیا گستاخی ہے، کیا بے ادبی ہے؟ اور اگر ہے تو ہمت ہے تو کافر کہو! تو یہاں وہ لوگ بھی بغدادِ معلیٰ کی خاکِ مبارک کو آنکھوں کا سرمہ بنا کر اور لگا کر اگر ایمان کی حرارت باقی ہے تو حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس جوابِ لاجواب کا ایک ایک جملہ بغض وحسد وکینہ، ریا وتصنع سے اپنے کو پاک کرتے ہوئے بغور پڑھیں۔ اور بینائی حاصل کریں۔ کیا صاف طور پر حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے اجلۂ فقہاء وعلماء کی کتب متداولہ معتبرہ سے عبارات پیش کرتے ہوئے یہ تحریر نہ فرمایا کہ:

"ان الفاظ کے ناجائز اور حرام ہونے پر یہ عباراتِ متظافرہ ہیں اور فتوائے فقہائے اندلس وامام ابوالحسن قابسی وتقریرات امام قاضی عیاض وامام تقی الملۃ والدین سبکی وتوضیحات علی قاری میں ان پر حکم تکفیر ہے"۔

اگر تھوڑی سی بھی علم کلام وعقائد سے واقفیت رکھتے ہو تو سمجھو۔ کیونکہ لزوم والتزام کا فرق کرنا اور اس کا علم تفصیلی یہ ہر کس وناکس کا کام نہیں۔ کیا اسی کے آگے حضور اعلیٰ حضرت نے الفاظِ صریحہ کے ساتھ یہ ارشاد نہ فرمایا کہ:

"رہا لفظ "بیچارہ" وہ اُن سب سے سخت تر، بیچارہ وہ کہ کسی بلا میں گرفتار اور بے کس، بے بس، بے یاور، بے یار ہو جو اس سے خلاص کا کوئی حیلہ نہ پائے، یہ ضرور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے رب عزوجل پر افترا اور قرآن عظیم کی تکذیب اور کفار ملاعنہ کی تصدیق ہے"۔

اور معاً اسی کے آگے حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزید الفاظ واضحہ کے ساتھ کیا یہ ارشاد نہ فرمادیا:

''اس سے کھل گیا کہ وہ یعنی (سرکار کو معاذ اللہ بیچارہ کہنے والا خبیث مولوی) ضرور بددین، گمراہ، فاسد العقیدہ، مختل الایمان، بلکہ ظاہرا بالقصد مرتکب توہین حضور سید الانس والجان ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم''۔ (فتاویٰ رضویہ)

تو کیا حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے اُس خبیث مولوی کو کھلے طور پر ''ظاہرا بالقصد مرتکب توہین حضور سید الانس والجان ہے'' نہ کہا فافہم۔

امر خامس: کیا حضور اعلیٰ حضرت نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ بیچارہ کہنے والے خبیث مولوی کو بریلی شریف بلایا، یا اُس کے نہ آنے تک احکام شرع بیان فرمانے کو ٹالا، یا کوئی میٹنگ اور پنچایت پر اس مسئلہ کو ڈالا یا اُس خبیث مولوی کے خلاف آواز بلند کرنے والے سنی مسلمانوں کو بریلی شریف بلایا، یا معلوم نہ ہونے کا اظہار کرتے ہوئے قلم کو روکا، نہیں، ہرگز نہیں۔ بلکہ قلم اُٹھایا اور کون سا قلم وہ قلم کہ خود صاحب قلم رقمطراز کہ ۔

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے

کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

اور ایسا نیزہ چلایا کہ دیکھنے والوں نے عدو کے سینے میں غار پایا، باطل خوب چلایا اور سنی مسلمانوں نے فیض پایا۔ تبھی تو ہم غلامانِ سرکار نے بھی آج کے اِس پُرفتن دور میں وصایا شریف کی روشنی میں یہ قول رضا سُنایا کہ ''میرا دین و مذہب میری کتب

سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے"۔

جب اہل حق نے اس قول مبارک کو دہرایا تو سارے گستاخوں، صلحکلیوں کو بخار آیا، اور سنی مسلمان ہوش میں آیا اور عشق نبی میں ڈوب کر یہ نعرہ لگایا کہ "سنیت کا کام کریں گے، فتاویٰ رضویہ عام کریں گے"۔ آج بھی غوث و خواجہ کے کرم سے اُن کے فتاویٰ کا ایسا فیضان کہ خیمۂ باطل میں پھر زلزلہ آیا کہ لو یہ تو پھر شیر رضا والوں نے رضا کا نیزۂ برق بار چلایا، نہ جانے کتنے صلحکلی ٹپوری نام نہاد مفتی و مولوی کو پسینہ آیا، کوئی بھاگا کوئی چلایا، نہ جانے کتنے پیروں نے اپنا کاروبار بند پایا، لیکن سچا قادری خوب مسکرایا، اور اس کے وجدانِ عقیدت نے فرمایا کہ حضور اعلیٰ حضرت کے مبارک فتاویٰ نے آج پھر لاکھوں کا ایمان بچایا کہ یہ فتاویٰ رضویہ ہے یا رحمت کا سایہ اور اُس رحمت کی بارش میں نہاتے ہوئے ایک سچا سنی یہ گنگنایا، معاً اُس کو حدائق بخشش کا یہ شعر یاد آیا۔

تمہیں حاکمِ برایا تمہیں قاسمِ عطایا تمہیں دافعِ بلایا تمہیں شافعِ خطایا
کوئی تم سا کون آیا، کوئی تم سا کون آیا

اس طرح ہر سنی مسلمان نے تقریباً نوے سال گزر جانے کے بعد بھی اس جواب باصواب کو بلا رو و رعایت و مروت لاجواب پایا۔ والحمدللہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علیٰ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

امر سادس: کیا حضور اعلیٰ حضرت نے سائل کے سوال کو پڑھ کر ہر طرح سے اور ہر شق پر جواب نہ دیا؟ یا صرف اتنا لکھ کر بھیج دیا کہ وہ مسلک و مذہب کا مبلغ نہیں۔ یا فقیر ابھی دوروں میں مصروف ہے، ابھی فرصت نہیں، دیکھا جائے گا، بلایا جائے گا، کہہ دیا ہے، آجائیں گے، بات چیت ہو جائے گی، یا اس کا حوالہ دو کہاں کہا، کب کہا، گواہ کتنے ہیں، نہیں ہر گز نہیں بلکہ وہ ذات بابرکت جس کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی عطا سے اسی کام کے لئے مقرر فرمایا تھا جس کا خود اظہار "الاجازات المتینہ" میں یوں فرماتے ہیں:

"سب سے پہلا، سب سے بہتر، سب سے اعلیٰ، سب سے قیمتی فن یہ ہے کہ رسولوں کے سردار صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کی جنابِ پاک کی حمایت کے لئے اُس وقت کمر بستہ ہو جاتا ہوں جب کوئی کمینہ وہابی گستاخانہ کلام کے ساتھ آپ کی شان میں زبان دراز کرتا ہے میرے پروردگار نے اسے قبول فرمالیا تو وہ میرے لئے کافی ہے۔ مجھے اپنے رب کی رحمت سے امید ہے کہ وہ قبول فرمائے گا" وہ اٹھے اور کمر بستہ ہوئے قلم سنبھالا اور الحب للہ ولرسولہ والبغض للہ ولرسولہ کے پیش نظر شریعت مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کی روشنی میں بغیر کسی تاخیر، بلا کسی رورعایت، بے لومۃ لائم بالتفصیل جواب لاجواب عنایت فرما کر غلاموں کی دستگیری فرمائی۔

امر سابع: سائل کے سوال میں دوسرے مولانا صاحب کے اُس خبیث

مولوی سے کہے ہوئے یہ الفاظ موجود ہیں کہ ''آپ یہ تو لکھ دیں کہ یہ الفاظ موجبِ توہینِ شانِ رسالت اور موجبِ کفر ہیں''۔ حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن مولانا صاحب کی کوئی گرفت یا حکم صادر نہ فرمایا۔ حالانکہ عادتِ مبارکہ یہ ہے کہ اگر سائل کے سوال میں کوئی ایسا پہلو یا شق موجود ہو جس پر کوئی گرفت یا شرعی حکم بنتا ہو تو فوراً جواب میں اس پر بھی روشنی ڈالتے ہوئے مزید تنبیہ فرمادی جاتی ہے۔

حالانکہ یہاں قطعاً ایسا نہیں۔ اگر علم ہے تو سمجھو۔ جو لزوم والتزام کا فرق سمجھنے کی صلاحیت نہ رکھتے ہوں اور یہ سمجھ رکھا ہو شیخ جی نے کہ شاید سارا کام اشاروں ہی میں چل جائے گا، لیکن یہ نہ سمجھ سکے یہ میدانِ اشارات وکنایات نہیں، بلکہ ایمانیات کی دنیا، عرفان کی جولانگاہ علم کلام کا میدان ہے جہاں کی ادنیٰ سی لغزش نہ جانے کتنی تباہیوں، بربادیوں کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔ مگر شیخ جی کی مشیخت ہی کچھ ایسی ہے جو ہمیشہ صراحت کی دنیا سے خارج''

فقہیات وفروعیات میں لغزش اعمال خراب کرتی ہے اور علم کلام وعقائد میں لغزش ایمان خراب کرتی ہے۔ **کما لا یخفیٰ عند اھل العلم**۔

امر ثامن: کیا حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے مذکورہ فتوی کی روشنی میں یہ چند احکامات بہت واضح طور پر کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ بیچارے، بے کس، بے بس، بے یاور، اور بے یار کہنے اور لکھنے والوں کے لئے ثابت

نہ ہوئے؟ ضرور ہوئے۔ جو اس طرح سے ہیں:

نمبر۱: ایسے الفاظ استعمال کرنے والا گمراہ ہے۔

نمبر۲: بددین ہے۔

نمبر۳: مریض القلب ہے۔

نمبر۴: عذاب شدید کا مستحق ہے۔

نمبر۵: اگر سلطانِ اسلام موجود ہو تو اُسے قتل کرے گا۔

نمبر۶: یہ ضرور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے رب عزوجل پر افترا ہے۔

نمبر۷: قرآن عظیم کی تکذیب ہے۔

نمبر۸: کفار ملاعنہ کی تصدیق ہے۔

نمبر۹: وہ ضرور بددین، گمراہ ہے۔

نمبر۱۰: فاسد العقیدہ، مختل الایمان ہے۔

نمبر۱۱: بلکہ ظاہراً بالقصد مرتکب توہین حضور سید الانس والجان ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اے سنی مسلمانو! کیا اتنے واضح احکامات کے بعد بھی کچھ باقی رہا؟ نہیں بلکہ حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب کچھ اس مبارک فتویٰ میں بیان فرمادیا۔ لہٰذا اب ہمیں کسی بھی پلپلے یا صلح کلی نام نہاد مولوی، مفتی سے پوچھنے یا جواب

طلب کرنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔

کیونکہ مظہر غوث الوریٰ نائب امام اعظم حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ اوج محفوظ دیکھ رہے تھے اور یہ جان بھی رہے تھے کہ آگے حالات کیا آنے والے ہیں۔ لوگ حق کی تلاش میں نکلیں گے سوالات کریں گے، حق سمجھنا چاہیں گے، لیکن انہیں جلدی کوئی رہبر نظر نہ آئے گا۔ بلکہ رہزنوں کی کثرت ہوگی، عالمِ دین تو کم ہوں گے نائبانِ شیاطین کی تعداد زیادہ ہوگی۔ اسی کے پیش نظر ''وصایا'' مبارکہ میں ان مبارک الفاظ کے ساتھ ارشاد ہوتا ہے:

''پیارے بھائیو! لاادری مابقائی فیکم مجھے نہیں معلوم کہ میں کتنے دن تمہارے اندر ٹھہروں، تین ہی وقت ہوتے ہیں، بچپن، جوانی، بڑھاپا، بچپن گیا جوانی آئی، جوانی گئی بڑھاپا آیا، اب کون سا چوتھا وقت آنے والا ہے، جس کا انتظار کیا جائے۔ ایک موت ہی باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ ایسی ہزار مجلسیں عطا فرمائے اور آپ سب لوگ ہوں میں ہوں اور میں آپ لوگوں کو سناتا ہوں۔ مگر بظاہر اب اس کی امید نہیں۔ اس وقت میں دو وصیتیں آپ لوگوں کو کرنا چاہتا ہوں۔ ایک تو اللہ و رسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) کی اور دوسری خود میری۔ تم مصطفےٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بھولی بھیڑیں ہو۔ بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں، تمہیں فتنے میں ڈال دیں، تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں، اُن سے بچو اور دور بھاگو۔ دیوبندی

ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فرقے ہوئے .... جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا۔ یہ سب بھیڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں، ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ربُّ العِزَّت جل جلالہٗ کے نور ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم روشن ہوئے، اُن سے تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ روشن ہوئے، اُن سے ائمۂ دین روشن ہوئے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) اُن سے ہم روشن ہوئے، اب ہم تم سے کہتے ہیں کہ یہ نور ہم سے لو، ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو، وہ نور یہ ہے کہ اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سچّی محبّت، اُن کی تعظیم اور اُن کے دوستوں کی خدمت، اور اُن کی تکریم اور اُن کے دشمنوں سے سچّی عداوت، جس سے اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اَدنیٰ توہین پاؤ، پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اُس سے جدا ہو جاؤ، جس کو بارگاہِ رسالت (علیٰ صاحبہا وآلہ الصلوٰۃ والتحیۃ) میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اُسے دودھ کی مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو" ....

اور حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ اسی میں آگے فرماتے ہیں کہ:

"میں پونے چودہ برس کی عمر سے یہی بتاتا رہا، اور اس وقت پھر یہی عرض

کرتا ہوں''۔ یعنی حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ یہ بھی بتا رہے ہیں کہ میں پونے چودہ برس کی عمر سے اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سچی محبت، ان کی تعظیم اور اُن کے دوستوں کی خدمت اور اُن کی تکریم اور اُن کے دشمنوں (یعنی وہابی، دیوبندی، رافضی، نیچری، چکڑالوی، قادیانی، جملہ گستاخانِ خدا و رسول) سے سچی عداوت یعنی دشمنی اور اُن سے نفرت اور دور رہنے کا درس دیتا رہا۔ یعنی پونے چودہ برس کی عمر سے حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ ردِّ وہابیت کرتے رہے وردِّ دیوبندیت ورافضیت کرتے رہے، بلکہ ہر گستاخ خدا و رسول کا کھلم کھلا رد فرماتے رہے اور یہ درس دیتے رہے کہ۔

دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے
ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

اور اس طرح سے ہر صلح کلی پالیسی باز، مداہنت برتنے والے نام نہاد مولوی، مفتی، علامہ کہلانے والوں کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے منھ بند کر دیا۔ اور اچھی طرح سے بتا دیا کہ جس کو میری وصایا شریف کے اقوال کے مطابق عمل پیرا دیکھنا اُسی کو اپنا رفیق، ہمدرد اور سچا قادری و رضوی سمجھنا۔ اور اگر وہ مولوی و مفتی کہلانے والا دشمنانِ دین و سنیت، وہابیوں، دیوبندیوں وغیرہم کارد کرنے سے کترائے، دور بھاگے، بہانے بنائے، حق کو چھپائے تو اس کو ہرگز قادری و رضوی نہ سمجھنا اور اپنا ہمدرد نہ جاننا۔ چاہے

وہ کتنا ہی دعویٰ کرے۔ کیونکہ بغیر اس کے ع:

دعویٰ بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری

اور اگر وہ کسی خانقاہ سے مرید نہ بھی ہو لیکن میری وصایا اور میری کتب پر عمل کرتے ہوئے ہر خبیث گستاخ کا بے لومۃ لائم رد کرتا ہو اور بلا رو رعایت حق بتاتا ہو تو وہ ضرور سنی اور میرا سچا غلام ہے۔ اسی میں آگے ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"اللہ تعالیٰ ضرور اپنے دین کی حمایت کے لئے کسی بندے کو کھڑا کر دے گا، مگر نہیں معلوم میرے بعد جو آئے وہ کیسا ہو، اور تمہیں کیا بتائے، اس لئے ان باتوں کو خوب سن لو، حجۃ اللہ قائم ہو چکی، اب میں قبر سے اُٹھ کر تمہارے پاس بتانے نہ آؤں گا" ....

اے سنی مسلمانو! وصایا شریف کے ایک ایک جملے کو غور سے پڑھو اور خوب سمجھو۔ یہاں حضور سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے کئی باتیں ارشاد فرمائیں:

پہلی بات: اللہ تعالیٰ ضرور اپنے دین کی حمایت کے لئے کسی بندے کو کھڑا کر دے گا۔

دوسری بات: مگر نہیں معلوم میرے بعد جو آئے کیسا ہو۔ اور تمہیں کیا بتائے۔

تیسری بات: اس لئے ان باتوں کو خوب سن لو۔ حجۃ اللہ قائم ہو چکی۔

اور اسی وصایا شریف میں آگے ارشاد فرمایا کہ:

"جو یہاں موجود ہیں سُنیں اور مانیں اور جو یہاں موجود نہیں تو حاضرین پر فرض ہے کہ غائبین کو اس سے آگاہ کریں"۔

اور اسی ذاتِ بابرکت نے روزِ جمعہ مبارکہ ۲ ر بج کر ۲۱ ر منٹ پر یہ وقتی وصایا قلمبند کروائے کہ:

"حتی الامکان اتباعِ شریعت نہ چھوڑو، اور میرا دین ومذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ اللہ توفیق دے۔ والسلام۔ فقیر احمد رضا قادری عفی عنہٗ بقلم خود۔ بحالت صحت وحواس۔ واللہ شہید ولہ الحمد وصلی اللہ تعالیٰ وبارک وسلم علیٰ شفیع المذنبین واٰلہٖ الطیبین وصحبہٖ المکرمین وابنہٖ وحزبہٖ الیٰ ابدالأبدین. والحمدللہ رب العٰلمین"۔

(ماخوذ: العطایا الرضویہ فی الفتاویٰ الحشمتیہ، ص ۶۲۰ و ۶۲۱)

اے سنی مسلمانو! ذرا غور سے پڑھئے بلکہ بار بار پڑھئے وصایا شریف کے ان مبارک الفاظ کو۔ اور چند امور کی طرف یہاں غور کیجئے۔

امر اول: حضور اعلیٰ حضرت نے کہیں یہ نہ فرمایا کہ فلاں شخصیت کو نہ چھوڑو بلکہ صاف یہ فرمایا کہ حتی الامکان اتباعِ شریعت نہ چھوڑو۔ کیونکہ یہی راہِ نجات ہے۔

امر دوم: حضور اعلیٰ حضرت نے کہیں یہ نہ فرمایا کہ میرا دین ومذہب میری

اولاد یا اولاد کی اولاد یا میرے خلفاء یا میرے تلامذہ یا اُن کی اولاد کی اولاد سے ظاہر ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ صاف طور پر وصال شریف سے صرف دو گھنٹہ سترہ منٹ پیشتر سب کو بلا کر یہ ارشاد فرمایا کہ:

''میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے''۔ تو معلوم یہ ہوا کہ جن کو اُن کا پیارا مسلک جاننا اور سمجھنا ہے تو این و آں کے فریب اور دھوکے میں نہ آ کر اُن کی مبارک کتابوں کا مطالعہ کریں۔

امر سوم: ساتھ ہی ساتھ یہ تاکید فرمائی جارہی ہے کہ میری کتابیں صرف پڑھنا نہیں بلکہ پڑھ کر اُس پر مضبوطی سے قائم رہنا۔ اور وہ بھی صرف قائم رہنے کی تلقین نہیں فرمائی جارہی ہے بلکہ اُس پر (یعنی کتابوں پر) قائم رہنے کو فرض بلکہ اہم الفرائض فرمایا جارہا ہے۔

یعنی کوئی شخص اگر بظاہر کہیں سے مرید نہ بھی ہو، رہنے والا کہیں کا ہو، یا کسی بھی خانقاہ یا کسی بھی شہر و دیار سے تعلق رکھتا ہو، یا بظاہر کہیں سے خلافت حاصل نہ ہو لیکن اگر وہ شخص حضور اعلیٰ حضرت کی کتابوں کو پڑھ کر اور سمجھ کر اُس پر مضبوطی سے قائم ہے تو فی الحقیقت وہی سچا قادری ہے، وہی سچا رضوی ہے، وہی سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہے۔

اور کوئی بھی مولوی و مفتی، پیر و خلیفہ، کہیں کا ہو، کسی کا بیٹا ہو یا پوتا، کہیں سے بھی مرید ہو یا کسی کا خلیفہ ہو، وہ دیش میں پڑھا ہو یا ودیش میں، وہ کسی بھی جامعہ کا

فارغ کیوں نہ ہو عربی بولتا ہو یا کہ فارسی، ادیب کہلاتا ہو یا مفکر، مدرس ہو یا ساحر البیان مقرر، محدث بنتا ہو یا کہ علامہ کسے باشد، اگر حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی مبارک کتابوں اور فتاویٰ پر عمل نہیں اُس پر قائم نہیں تو وہ کچھ بھی نہیں۔ بلکہ

حضور اعلیٰ حضرت تو ردِ وہابیہ وغیرہم سے روکنے والے کو مولوی مفتی نہیں، خلیفہ و پیر نہیں فتاویٰ رضویہ شریف میں گمراہ اور گمراہ گر تحریر فرماتے ہیں۔ اور اسی فتاویٰ رضویہ شریف میں ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں:

"علمائے دین ومفتیان شرع متین کو کسی کی رورعایت سے کیا تعلق جو احکام الٰہیہ ہیں بتاتے ہیں جو کسی کی رورعایت سے معاذ اللہ قصداً غلط حکم بتائیں وہ علمائے دین کب ہوئے نائبانِ شیاطین ہوئے"۔ (معاذ اللہ)

اس کی روشنی میں آپ حضرات خوب اچھی طرح سے جان لیں گے کہ علمائے دین کسے کہتے ہیں، اور سکوت عن الحق کرکے اور قصداً غلط حکم بتا کر اور گستاخوں کو بچا کر نائبانِ شیاطین کون ہوئے؟

امر چہارم: یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جو اُن کی کتابوں اور مبارک فتاویٰ کو پڑھ کر اور اُس پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے اُن کی تحریرات و پیغامات کو غائبین تک پہنچا کر اُس سے آگاہ کریں وہی صحیح معنی میں مسلک اعلیٰ حضرت کے سچے وفادار ہیں۔ اور وہی عامل وناشر ومبلغ کہلانے کے حقدار ہیں۔ اور جو گستاخوں کا رد کرنے

سے روکیں یا ان سے دوستانہ یارانہ کریں وہ مبلغ اور پیر وامیر تو نہیں گمراہ اور گمراہ گر ضرور ہیں۔ بلکہ اگر دیوبندی وہابیوں کے اقوال کفریہ قطعیہ یقینیہ جاننے کے بعد بھی اور اچھی طرح سے واقف ہو کر اُن کو معاذ اللہ مسلمان جانیں، یا اپنا اور مسلمانوں کا پیشوا رہبر یا امام جانیں یا اُن کے کفر و عذاب میں شک کریں تو وہ بھی اُنہیں کی طرح کافر ہیں۔ اور اسلام سے خارج۔

امر پنجم: حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے آخر میں صاف طور سے یہ بھی ارشاد فرما دیا کہ: ''جس نے اسے سنا اور مانا قیامت کے دن اُس کے لئے نور و نجات ہے، اور جس نے نہ مانا اُس کے لئے ظلمت و ہلاک''۔

لہٰذا اے سنی مسلمانو! اگر نور و نجات چاہتے ہو اور ظلمت و ہلاکت سے بچنا ہے تو حضور آقائے نعمت دریائے رحمت امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی مبارک کتابوں اور فتاویٰ کو خوب اچھی طرح سے ضرور پڑھنا ہوگا، اور سمجھنا ہوگا، اور اس پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے یہ کہنا ہی ہوگا کہ:

''سنیت کا کام کریں گے فتاویٰ رضویہ عام کریں گے''

ہم اپنی بات اور اس مبارک فتوی کی تفصیل حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے ان مبارک الفاظ پر ختم کرتے ہیں کہ........ ''اللہ تعالیٰ سچا اسلام دے اور اس پر سچی استقامت عطا فرمائے اور اپنی اور اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

کی سچی محبت دے اوران کے دشمنوں سے کامل عداوت ونفرت عطافرمائے۔کہ بغیراس کے مسلمان نہیں ہوسکتا۔اگر چہ لاکھ دعویٔ اسلام کرے،اورشبانہ روزنماز، روزے،میں منہمک رہے۔(یعنی رات ودن نمازروزے میں لگارہے)......

کاش مسلمان اتنا ہی کریں کہ اللہ ورسول کی محبت وعظمت کوایک پلّہ میں رکھیں اپنے ماں باپ کی الفت وعزت کودوسرے میں۔پھردشمنان وبدگویانِ محمدرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُتنا ہی برتاؤ کریں جواپنی ماں کوگالیاں دینے والے کے ساتھ برتتے ہیں تویہ صلح کلی،یہ بے پرواہی،یہ سہل انگاری،یہ نیچری ملعون تہذیب، سَدِّ راہِ ایمان نہ ہو، ورنہ ماں باپ کی محبت وعزت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت وعزّت سے زائدہوکرایمان کادعویٰ محض باطل اوراسلام قطعاًزائل، والعیاذباللہ تعالیٰ۔

آخر میں حضوراعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی فتاویٰ رضویہ شریف کے ان مبارک الفاظ اوردرسِ ایمان کی روشنی میں چند باتیں چلتے چلتے عرض کردوں۔

پہلی بات: وہ یہ کہ خوب اچھی طرح سے جان لوکہ بلاشک وشبہ عشق ومحبت رسول ہی کانام ایمان ہے۔یعنی اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوراُن کے پیارے محبوبانِ بارگاہ کی سچی تعظیم ومحبت ادب اوراُن کے تمام دشمنوں (وہابی، دیوبندی، رافضی،نیچری،قادیانی،چکڑالوی،صلحکلی،وغیرہم) گستاخوں سے قلبی نفرت وعداوت کئے بغیراُس کادعویٰ محض باطل ہے۔

دوسری بات: حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے اس عبارت میں صاف طور پر یہ سمجھایا کہ تم ایک طرف اللہ ورسول سے محبت کا دعویٰ کرتے ہواور دوسری جانب اُن کے گستاخوں سے معاذ اللہ یارانہ دوستانہ بھی کرتے ہو۔تو تمہارا یہ دعویٰ کہاں سچ ہوا؟اور سمجھاتے سمجھاتے ارشاد فرمایا کہ:

''کاش مسلمان اتنا ہی کریں کہ اللہ ورسول کی محبت وعظمت کو ایک پلّہ میں رکھیں اپنے ماں باپ کی الفت وعزت کو دوسرے میں۔پھر دشمنان وبدگویانِ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُتنا ہی برتاؤ کریں جو اپنی ماں کو گالیاں دینے والے کے ساتھ برتتے ہیں''۔

یعنی تم کو شرم آنا چاہئے کہ اگر کوئی آپ کے ماں باپ کو گالی دے دے تو لڑنے مرنے کو تیار،سارے تہذیب وادب واخلاق کے دعوے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔ماں باپ کی بات آجائے،اولاد کی بات آجائے،زمین ومکان ودوکان کی بات آجائے،تو خوب لڑتے ہو،لڑنا ہی کیا مقدمے تک کرتے ہو،لیکن واہ رے بے حیائی کہ اللہ ورسول کے لئے معاذ اللہ سب کچھ سنو،گستاخوں کی گستاخیاں دیکھو،بلکہ دیکھ کر ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے حمایت وتاویل کرو،ہر طرح سے اُن کی بات بنانا چاہو،اب نہ وہ طیش،نہ وہ جلال،نہ اُن گستاخوں سے لڑائی،بلکہ اُلٹا اُن سے دوستی،اور اُن گستاخوں کا رد کرنے والوں سے دشمنی؟معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ۔کیا یہی اسلام ہے،کیا سنیت اسی کا نام ہے؟

نہیں ہرگز نہیں اب ایسے لوگ حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ عبارت کان کھول کر سُنیں ! فرماتے ہیں:

"تو یہ صلحکلی ، یہ بے پرواہی ، یہ سہل انگاری ، یہ نیچری ملعون تہذیب ، سَدِّ راہِ ایمان نہ ہو ورنہ ماں باپ کی محبت و عزت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت و عزت سے زائد ہو کر ایمان کا دعویٰ محض باطل اور اسلام قطعاً زائل ، والعیاذ باللہ تعالیٰ"۔

سُنا اے لوگو! کہ تمہارے دعوے کا حال کیا ہوا؟ دعویٰ تو اسی وقت سچا ہو سکتا ہے کہ جب سب سے زیادہ محبت اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے پیارے محبوبانِ بارگاہ سے ہو۔ اور اُن کے ہر گستاخ و دشمن سے (وہابی ، دیوبندی ، رافضی ، نیچری ، قادیانی ، چکڑالوی ، صلحکلی ، وغیرہم) سے قلبی سچی نفرت و عداوت ہو۔ اور اگر ہو گی تو ہر دشمن اور گستاخ سے دشمنی کرے گا ، نفرت رکھے گا ، بلکہ علیٰ قدرِ قدرت اُن سارے خبیثوں کا کھُل کر رد کرتا رہے گا۔ اور اگر ایسا نہیں تو ہم نہیں کہتے بلکہ حضور اعلیٰ حضرت کے الفاظ میں پھر سن لو کہ "ایمان کا دعویٰ محض باطل اور اسلام قطعاً زائل" معاذاللہ رب العٰلمین۔

اب لاکھ کہتے رہو ہم تو سنی ہیں ، ہم تو قادری و چشتی ہیں ، اشرفی و برکاتی ہیں رضوی و حشمتی ہیں ، چنیں ہیں ، چناں ہیں لیکن اس فتوے کی روشنی میں تم خود سمجھ گئے ہو گے کہ تم کیا ہو؟ اپنے حال پہ رحم کرو آخرت کی تیاری کرو۔ خدا ہم سب کو

ایمانِ کامل عطا فرمائے۔ آمین الٰہی آمین۔

سنا اے سنی مسلمانو! یہ ہے فرمانِ اعلیٰ حضرت جو سچائی اور صداقت کا آئینہ دار ہے۔ اور حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے اس فتوے میں یہاں تک تحریر فرمایا کہ: "بغیر اس کے مسلمان نہیں ہو سکتا اگر چہ لاکھ دعویٰ اسلام کرے اور شبانہ روز نماز روزے میں منہمک رہے۔ (یعنی رات و دن نماز روزے میں لگا رہے)

سمجھے! نہیں سمجھے تو پھر سمجھ لو یعنی خدا و رسول کے گستاخوں اور دشمنوں (وہابی، دیوبندی، رافضی، نیچری، قادیانی، چکڑالوی، صلحکلی، وغیرہم) سے کامل عداوت و نفرت اگر نہیں تو دن و رات سجدہ کرنے نماز روزے میں مشغول رہنے سے بھی کچھ حاصل نہیں بلکہ حاصل ہی کیا مسلمان ہونے کا دعویٰ ہی باطل۔ تو پھر بچا ہی کیا؟

کیونکہ جب اسلام ہی نہیں تو اعمال سے کیا حاصل؟ تو اب معلوم تو یہ ہوا کہ اگر نماز روزہ اور اعمال مقبول کرانے ہیں تو خدا و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام گستاخوں اور دشمنوں (وہابی، دیوبندی، رافضی، نیچری، قادیانی، چکڑالوی، صلحکلی، وغیرہم) سے سچی نفرت و عداوت کرتے ہوئے اُن کا رد کرنا لازم و ضروری ہے۔ بلکہ اُس کو فرضِ اعظم تحریر فرمایا۔

اب تم اچھی طرح سے انشاء اللہ جان چکے ہو گے کہ سنیت صرف چند

شخصیتوں کے نعروں اور منصب کا نام نہیں بلکہ سنیت و مسلک اعلیٰ حضرت اسی حب و بغض کا نام ہے۔ اگر تفصیل درکار ہے تو ''تمہید ایمان'' شریف و فتاویٰ الحرمین و دیگر کتب اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا مطالعہ فرمائیں۔ جس کو حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے اپنے ان مبارک اشعار میں یوں ارشاد فرمایا کہ۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اُس تاجور کی ہے

نورِ اِلٰہ کیا ہے محبت حبیب کی
جس دل میں یہ نہ ہو وہ جگہ خوک وخر کی ہے

مؤمن وہ ہے جو اُن کی عزت پہ مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے

اور یہ بھی فرمادیا کہ:

دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
ذکر اُن کا چھیڑیئے ہر بات میں چھیڑنا شیطاں کا عادت کیجئے

جس کو حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اپنے کلام میں یوں تحریر فرماتے ہیں۔

ہے تیرا تصور تو مسلمانوں کا ایماں
اور قلب میں نجدی کے بسا گاؤ بھی خر بھی

ترے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

کیوں رضا آج گلی سونی ہے
اُٹھ مرے دھوم مچانے والے

چراغ جلا کے رکھ دیئے میں نے راہوں میں
اب اُس کی قسمت ہے گروہ راستہ بھولے

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے محبوب دانائے غیوب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین کے صدقے وطفیل حق کو سمجھنے اوراس پر عمل کرنے اوراس کو عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام گستاخوں بالخصوص وہابی ،دیوبندی، رافضی، نیچیری، قادیانی، چکڑالوی، صلح کلی اوراس زمانے میں گمراہ گمراہ گر دعوتی، عطاری، تطہیری، وغیرہم خبثاء کا علیٰ حسبِ عقائد ہم بلا رو رعایت کھُل کر رد وطرد کرنے اور اُن سے ہر طرح کا پرہیز کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اور مولیٰ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو بطفیل غوث وخواجہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے مبارک فتاویٰ کو پڑھنے ، سمجھنے، عمل کرنے اور عام کرنے کی توفیق خیر عطا فرمائے ۔اوراس دور کے چاپلوس، شہرت ومنصب کے بھوکے، امیروں کے خوشامدی، نفس کے غلام، دعوتیت وتطہیریت نواز، نام نہاد مولوی

ومفتی قاضی وپیر خلیفہ ٗ وامیر کے شر اور اُن کے باطل نواز فتویٰ نما تحریر وجواب وتاویلاتِ باطلہ سے محفوظ کر کے خدا اپنی پناہ میں رکھے، اپنی رحمت سے اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت سے۔

اللہ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن ہم سے نہ چھڑائے نہ دنیا میں نہ عقبیٰ میں، آمین الٰہی آمین۔

بجاہ النبی الامین علیہ وعلیٰ آلہٖ افضل الصلاۃ وادوم التسلیم۔ واللہ تعالیٰ ورسولہٗ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین وبارک وسلم وجل وعظم ومجدو کرم وعلیٰ امامنا الامام الاعظم غوثنا الغوث الاعظم ومرشدنا وشیخنا المجدد الاعظم ومرشدنا المناظر الاعظم مظہر المجدد الاعظم وعلیٰ سائر اہل سنتہٖ وجماعتہٖ القائمین علیٰ الدین الاقوم والسالکین علیٰ الصراط الاسلم اٰمین یاارحم الراحمین ویااکرم الاکرمین۔